یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

لہ الحمد

اہل حدیث

امرتسر ۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء نمبر ۶ جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے عـــہ

والیان ریاست سے ؎

رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے عہ/

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت۔ بغیر ٹکٹ کے واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی

اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مہتمم سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبی

(بقول پنڈت درشنانند)

پنڈت جی اپنے اخبار مباحثہ بداؤن مورخہ ۸ اگست میں ہماری سابقہ مضامین سے ناراض ہو کر لکھتے ہیں کہ آریہ سماج کا دعوے مسلمہ فریقین ہے اور اہل اسلام کے دعوے محتاج ثبوت ہیں۔ یعنے آریہ کہتے ہیں کہ شروع دنیا ہی میں الہام ہوتا ہے لیے تو مسلمان بھی مانتے ہیں کہ شروع دنیا سے الہام ہوتا ہے اور مسلمانوں کا جو دعوے ہے کہ درمیان میں بھی ہو سکتا ہے یہ آریوں کا مسلمہ نہیں اسکا ثبوت بذمہ مسلمانان ہے

اس سے پہلے ہم پنڈت درشنانند جی کی منطق دانی کے

شنیدہ قایل تھے کیونکہ نگینہ کے بعض آریوں نے بعد مباحثہ یہ کہا تھا کہ ماسٹر آتمارام جی نے تو یونہی وقت کھویا تھا ہان پنڈت درشنانند جی اگر مباحثہ میں ہار کہا جائیں تو ہم بھی اپنے خیالات کی تبدیلی کر لینگے۔ کیونکہ بقول اُن کے پنڈت جی موصوف نیا درشن (منطق) سے بخوبی واقف ہیں یا ہم بھی خوش تھے کہ آریہ سماج میں کوئی لائق آدمی ہے جو منطق دان ہو تا کہ جو دقتیں دعوی و دلیل کی تطبیق بتلانے میں ہمیں پیش آتی ہیں نہ آئیں۔ کیونکہ آریہ سماج کے لیکچراروں کی عادت ہے کہ دلیل بازی میں وہ مثل کیا کرتے ہیں کہ زمین گول ہے کیونکہ چاول سفید ہیں۔ یہ صرف کوئی مثال ہی نہیں بلکہ واقعی بات ہے۔ ماسٹر آتمارام جی سے مباحثہ نگینہ میں جب سوال ہوا کہ نیوگ سے پیدا شدہ بچہ جسکو عورت کے اصلی خاوند سے کوئی تعلق نہیں اُسکا بچہ اور وارث کیونکر ہو سکتا ہے یہ بالکل خلاف عقل کیا ہے کیونکہ آریہ سماج کا دعوے ہے کہ جو امر عقل سے مطابق نہ ہو وہ مذہب غلط ہے تو اسکا جواب دیتے ہیں کہ نیوگ پر کیا اعتراض ہے نیوگ تو صرف عورت کو دوسرا خاوند کرا دینے کا نام ہے۔ لو صاحب فیصلہ شد ایک خاوند کی موجودگی میں دوسرا خاوند۔ خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔ سرکار انگریزی کی عملداری میں ازدواج ثانی کی تعلیم دینا بھی گھر کی نہیں سوجھتی۔ غرض اسی قسم کی دلیلبازیاں کیا کرتے ہیں وید کیون الہامی ہیں اسلئے کہ سب سے پرانی کتاب دنیا کی لائبریری میں رگ وید ہے۔ چلو جی چاول سفید ہیں تو زمین گول ہے۔ ان سب خرابیوں کی جڑ یہ ہے کہ آریہ سماج کے اپدیشک اور لیکچرار علم منطق اور قواعد مناظرہ سے واقف نہیں ہوتے یا ہوتے ہیں تو دانستہ وقت ضایع کرتے ہیں ان وجوہ سے ہم خوش ہوتے تھے جب ہم سنتے تھے کہ پنڈت درشنانند جی منطق دان ہیں۔ گو ہمنے مباحثہ دیوبند میں انکی شان بھی دیکھی ہوئی ہے مگر پھر بھی خیال تھا کہ شاید اب پھر کے وقفہ میں کچھ ترقی کر گئے ہوں مگر افسوس سے

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

پرچہ مذکورہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پنڈت جی تاحال اُسی ہونگے جس میں وہ ایام مباحثہ دیوبند میں تھے۔ ناظرین غور فرما سکتے ہیں کہ پنڈت جی نے اس تقریر میں کیا غلطی کہا کی ہے۔

پنڈت جی اسلئے ہر ایک ماہیت کے تین مرتبے ہوتے ہیں ایک تو اسکو بغیر کسی لحاظ کے دیکھا جاتا ہے مثلاً حیوان کی ماہیت جسکے معنی زندگی والی چیز کے ہیں عام لحاظ سے انسان اور گدھے وغیرہ پر بولا جا سکتا ہے اور جب اسکے ساتھ ناطق کا وصف ملحوظ کیا جائے تو گدھے پر نہیں بولا جا سکتا۔ پہلی قسم کو منطقی اصطلاح میں لابشرط شے کہتے ہیں تو دوسری کو بشرط شے کہتے ہیں ان کے سوا تیسری قسم ایک اور ہے جسکو بشرط لا کہتے ہیں یعنی اُس میں عدم ماخوذ ہوتا ہے۔ مثلاً حیوان جس میں فصول ناطق صاہل وغیرہ کا عدم ملحوظ ہے یہ ایک ماہیت حیوانیت اور عدم فصول سے مرکب ہونے کی وجہ سے پہلی دونوں قسموں سے الگ ہے گو لابشرط شے کی قسم سے تاہم اُس سے خاص ہے اور اسکا وجود ہی خارج میں نہیں ہو سکتا کیونکہ خارج میں جتنے حیوان ہیں سب کے سب کسی نہ کسی فصل سے مرکب ہو کر پائے جاتے ہیں کوئی فرد ناطق ہے تو کوئی صاہل وغیرہ وغیرہ پس بتلایئے کہ آپکا دعوے بشرط شے ہے یا بشرط لا - یا لابشرط شے لابشرط شے تو منقسم ہے اُسکا وجود تو کسی نہ کسی قسم کے ضمن ہی میں ہوگا۔ الگ نہیں ہو سکتا پس ضرور ہے کہ دونوں قسموں بشرط شے یا بشرط لا شی میں سے ہوگا۔ کیونکہ آریہ سماج کہتا ہے کہ شروع دنیا میں الہام ہوا ہے اسکے بعد نہیں ہو سکتا جسکو ان لفظوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ شروع دنیا ہی میں ہوتا ہے یہ ہی کا لفظ اس شروع کے لئے قید ہے۔ بلفظ دیگر آریہ سماج کا دعوے دو جزوں سے مرکب ہوا ایک جزو وجودی دوسرا عدمی۔ وجودی جزو تو یہ ہے کہ شروع دنیا سے الہام ہوتا اور عدمی جزو یہ ہے کہ بعد میں نہیں ہو سکتا ہے جسکو "ہی" کے لفظ سے ظاہر کیا جاتا ہے پس اب بتلایئے کیا مسلمان آریہ سماج کے دعوے کو مانتے ہیں۔ ہم بھی ہم سے بتلانا اپنے جو سچے اصول کو یاد کر کے بتلانا۔

منقولی اصطلاح میں سمجھنا چاہو تو سنو اسلمان بشرط شے کو قایل ہیں

ahmadimuslim.de

اور آپ بشرط لاشئے کے یہ دونون قسم آپس مین متضاد ہین - ان مین فرق نہ کرنے سے آپ کی شنتی دانی اور نیاشاستری کا تار و پود ٹوٹ جائیگا۔

اسی لئے آریہ سماج کو خطاب کر کے کہا جایا کرتا ہے۔

سنبھل کر پاؤن رکھنا میکدہ مین آریہ جیتا
یہان پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہین

ایسے اشعار سنکر آپ لوگون کو جب کوئی جواب نہین آتا تو کہدیا کرتے ہین کہ مولوی صاحب نے جواب تو کچھ نہ دیا صرف شعر خوانی مین وقت کھو دیا۔ دیوان ذوق پڑھتے رہے مشاعرہ کر دیا۔ مگر یہ نہین جانتے کہ شعر خوانی اگر بری ہے تو پرمیشور نے ویدون کو نظم کی صورت مین کیون پرکاش کیا۔ جیسے ہمارے دوست ماسٹر آتما رام جی وغیرہ فخریہ کہا کرتے ہین کہ وید نظم مین ہین اور قرآن نثر مین (دیکھو مباحثہ الہامی کتاب)

مختصر یہ کہ آریہ سماج کا دعوی دو جزون سے مرکب ہے یعنے ایک تو یہ کہ شروع دنیا سے الہام ہوتا ہے دوسرا جز یہ کہ شروع کے بعد نہین ہوتا۔ بلکہ نہین ہو سکتا جو مسلمانون کا مسلمہ نہین اسکو مسلمہ قرار دینا صریح دھوکہ دہی یا دھوکہ خوری ہے -

اس مسئلہ کے متعلق ہمارا ایک مستقل رسالہ آجکل نکلا ہے - جسکا نام ہی الہام ہے قیمت صرف ۱ر رسالہ مذکورہ مین الہام کی تعریف تقسیم وغیرہ مسائل کا ضروری ضروری بیان ہے ناظرین اسکو دیکھکر حظ اٹھا سکتے ہین - (باقی باقی)

کلام المبین فی جواب الاربعین

اربعین نمبر ۴ کا جواب چھپکر نکلنے والا ہے جو قریباً دو سو ۲۰۰ صفحہ کا ہوگا ... قیمت صرف ڈیڑھ ۵ آنہ ہے بیرونی ناظرین اخبار مع محصول ۲ر جلد دو آنے کے ٹکٹ بھیجدین۔ تو بھیجدیا جاویگا۔ دیر صرف یہ ہے کہ ایک اشتہار پہلے حکیم جولائی کو دیا تھا اور ایک آج دیا ہے جسکا ایک پرچہ ناظرین کی نظر سے بھی گذریگا کہ خاندان غزنویہ جواب اربعین کے مصنف

مین کسی عالم کو منصف منظور کر لین جو وہ فیصلہ کر دے منظور کرین - تاکہ آئندہ کو

من تو شدم تو من شدی من جان شدم تو تن شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

لیکن گمان غالب ہے کہ پہلے اشتہار کی طرح اس اشتہار کا بھی جواب نہ آئیگا۔ اسلئے آئندہ جمعہ تک انتظار کر کے رسالہ شائع کیا جاویگا۔ شائقین ایک نسخہ کے لئے ۱/ کے ٹکٹ بھیجدین -

تلی کا مجرب نسخہ

زعفران - نوشادر - سہاگہ - شیر مدار -
۱ تولہ ۱ ماشہ ۵ تولہ ۱ ماشہ

ایک بڑی ہانڈی یعنے گھڑی کا منہ توڑ کر اور اسمین پانی بھر کر ایک گڑھے مین جو اسکے ناپ کا کھودا ہوا ہو رکھدو اسطرح کہ زمین کی سطح کے ساتھ ملا رہے ایک بڑے منہ والی بوتل اسکے درمیان اسطرح رکھو کہ منہ پانی سے باہر رہے ادویات مذکورہ بالا کو رگڑ کر ٹکیا بنا کر ایک کوزہ گلی مین جس کے نیچے ایک سوئی سے ذرا زیادہ سوراخ کیا ہو رکھکر سرپوش دے کر اس کوزہ کو بوتل کے منہ پر رکھدین - اور اب اس تمام کو ایک دوسرے بڑے ہانڈے (منہ توڑکر) سے ڈھانپ دو اور گل حکمت کردو ایک من اپلے اوپر چن دین اور آگ لگا دین جب ٹھنڈا ہو جاوے سب علیحدہ کر کے اندر سے بوتل لے لین جیسا تیل ہوگا - ایک بوند بتاسہ مین ڈالکر صبح شام کھلا دین غذا چنے کی دال پانی نان گندم - ۱۲ دن کے اندر تلی کو بہت ہی آرام معلوم ہوگا - ممکن ہے کہ ۱۲ دن کے اندر ہی اپنی جگہ پر آجاوے -

(ٹھاکر دت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ و اخبار لاہور)

التماس افریقہ جانے والے کہان بھرتی ہوتے ہین - ناظرین براہ مہربانی بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرماوین - (راقم ایک خریدار)

ahmadimuslim.de

طبابت کی دردشا

(مرقومہ جناب ڈاکٹر رجنداس صاحب پنشنر)

واہ واہ کیا نوبل پروفیشن ہے یعنی کیا عمدہ پیشہ ہے۔ جسکا شہنشاہ سے لیکر گدا تک بچہ سے لیکر بوڑھے تک۔ کیا مرد کیا عورت سب اسکے محتاج ہین۔ پوری صحت ایسی کمیاب ہے۔ جیسی پوری خوبصورتی۔ یہ سب وصف اُسی کی ذات پاک مین پورے ہین۔ کیا حکیم اور کیا ڈاکٹر اور پیشے والا جس کام مین ماہر ہونا چاہے اُسکی پوری تحقیقات کرکے اُس کے نیک و بد نتائج سے واقف ہو۔ جیسا کہ ایک سوداگر غیر ملک مین سوداگری کے لئے جانا چاہے تو اُسے چاہئیے کہ پہلے اُس ملک کے جغرافیہ اور تاریخ زبان لباس اور مختلف اشیاء کے کارخانون (جو کام کہ وہان ہوتے ہون) وغیرہ سے واقفیت پیدا کرے۔ کیونکہ وہان جاکر ہر ایک امر کی بابت دریافت نہ کرنی پڑے ایسا ہی حال طبابت کا ہے۔ پیارے اڈیٹر و ناظرین۔ جو صاحب طبیب یا ڈاکٹر بننا چاہے اُسے چاہئیے کہ باقاعدہ و تشریح جسم انسان سے واقف ہو اور بغیر تعلیم حاصل ہونا ایسا مشکل ہے جیسا کہ ایک صراف جسنے روپیہ پیسہ کی شکل نہین دیکھی لیکن زبانی حساب کتاب مین ہوشیار ہے جب اُسکو روپیہ اور اُسکی جزو دکھلائے گئے اور پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ تو جواب ملا کہ مین نہین جانتا کیونکہ اسلیئے کہ اُس نے دیکھا نہین۔ مجھکو ایک اور مثال یاد آئی ہے کہ جب مین گجرات کے مدرسہ مین طالبعلم تھا وہ ایک انگریزی خوان ماسٹر ماسٹر نے اسطرح بیان کی تھی کہ ایک پیدائشی اندھا تھا اُسکو کسی نے کہا کہ حافظ جی یا سورداس جی کھیر کھاؤ گے تو اُسنے جواب دیا کہ بھئی کھیر کیسی ہوتی اُسنے کہا کہ سفید ہوتی ہے اندھا جو کہ سفید رنگ ہی نہ جانتا تھا پوچھا کہ سفید رنگ کیسا ہوتا ہے پھر اُسنے جواب دیا کہ بگلے جیسا تب پھر اندھے بیچارے نے حیران ہوکر کہا کہ بگلا کیسا ہوتا ہے تب اُس شخص نے اپنے بازو کو ٹیڑھا کرکے اندھے کا ہاتھ پکڑ کر اُسپر پھیرا تب اندھے نے کہا کہ کہ مین ایسی کھیر نہین کھانی چاہتا کیونکہ یہ میرے حلق مین اڑ جائیگی۔ پیارے ناظرین کتابی صراف اور حافظ بیچارے سچے مین کیونکر نہین

کیا خبر ہے کہ روپیہ پیسہ اور بگلا اور سفید رنگ کیسا ہوتا ہے۔ اسی طرح جسنا حکیم صاحب نے نبض کی شکل یا ساخت نہین دیکھی اور یہ معلوم نہین کہ کہان سے آتی اور کہان کو جاتی ہے۔ آمین کیا چیز ہے۔ تو وہ کیا ہاتھ مین ہاتھ لیکر معلوم کریگا۔ اسلیئے میری نزدیک بغیر تعلیم علم تشریح ہونا مشکل ہے۔

طبابت کا کام نہایت نازک اور جوابدہی کا ہے اس دنیا مین بھی اور دوسری دنیا مین روز قیامت خدا کے سامنے۔ اس دنیا کا ایک کیس بہت برس شاید ۳۰ برس ہوئے ہونگے کہ ایک اسسٹنٹ سرجن سے سہوًا ایک زہریلی دوائی ایک عیسائی کے بچے کو دیگئی اور اُس سے بچے کو تکلیف ہوئی لیکن مرا نہین۔ اُس عیسائی نے سول سرجن کی رپورٹ کی اور سول سرجن نے گورنمنٹ مین۔ اس سے اسسٹنٹ سرجن ۳ ماہ کیواسطے معطل کیا گیا ولایت مین آئے دن اس قسم کے متعدد عدالتون مین ہوتے ہین لیکن افسوس ابھی تک ہندوستان مین گورنمنٹ نے اس طرف توجہ نہین کی کہ آئے سال ورثہ مین نئے حکیم اور ڈاکٹر بڑے بڑے شہرون مین جیسے لاہور اور امرتسر اور ہر جگہ مین بھی شاید یہی حال ہوگا) بغیر کسی سند کے بن بیٹھتے ہین اور اُن کے مطب کا خدا حافظ ورثہ مین نئے حکیمون کی بابت میری ہی رائے نہین بلکہ مجھکو یہ حال ایک حکیم صاحب بابا الہنا سنگھ مرحوم عرف ہلکا حکیم بازار دو امرتسر مین رہا کرتے تھے۔ بابا صاحب مرحوم نہایت خلیق ملنسار خوش لباس اور شیرین کلام تھے افسوس موت نہایت بڑی بلا ہے اسکے پنجے سے کوئی نہین بچا۔

"اسباب موت" (Causes of Death) بشرط زندگی کسی آئندہ پرچہ مین ناظرین کے پیش کرونگا۔ جب کبھی مین اُن سے ملتا اور مزاج پرسی کرکے شہر کا حال دریافت کرتا تو کہتے کہ بابو صاحب حکمت کی بہلی کہی۔ ہر سال وبائی کی آمد پر ۱۰-۲۰-۵۰ نسخے جو ایک دیکھنے والے ہین جاتے تھے اسی طرح سمجھا کسی اور وبائی بیماری کی آمد پر سکیم۔ سچ کہتے تھے اب کے طاعون کی وبا مین امرتسر مین بہت سے نئے نئے ڈاکٹر سنے اور خوب روپیہ رولا۔ جتنا مشہور ہے۔ کہ کاٹھ کی ہنڈیا ایک ہی بار چڑھا کرتی ہے۔

ahmadimuslim.de

پیارے ناظرین مین آپکا قیمتی وقت اِدھر اُدھر کی باتین سنا کر لے رہا ہون لیکن آپ اسکا نتیجہ نکالینگے تو عمدہ ہوگا۔ مریض کیواسطے اور آپ کے واسطے ایک بیمار کے علاج کے واسطے دو حکیم یا ڈاکٹر ہون انکا مشورہ یا صلاح کرنا اچھا نہین۔ اگر دونون کی صلاح آپس مین متفق نہوئی تو مریض کا نقصان۔ دوسرے حکیمون مین گالی گلوچ لاٹھم لاٹھی جوتم پیزار اور عدالت تک نوبت پہونچتی ہے۔ ہندوستان مین ہی نہین بلکہ ولایت مین بھی۔ راجہ بکرم کو بیتال نے کیا خوب کہا ہے کہ مندرجہ ذیل مجموعون یہ دو دو اکٹھے جوڑ اچھے نہین:۔

دو ... نہ تھم بھیجین۔

دو راجہ نہ دل ... سمیٹین۔

دو ... ایک میان۔

دو ... مین ایک ناگنی سو بیہا یا ئے۔

ایک دوکی دو دو ... وناو اوس کر۔

کہے بیتال سُن بکرم یہ دو دو بیٹھے نہ ایک گھر۔

ترجمہ۔ دو ہاتھی ایک کھونٹے نہین باندھے جا سکتے۔

دو راجہ لڑائی مین ایک طرف ہوتے نہین اچھے لگتے۔

ایک میان مین دو تلوارین نہین سماتین۔

دو مردون کے پاس ایک عورت کبھی نہین تعریف کے لائق ہوتی۔

ایک بیمار کے لیئے دو حکیم۔ اس سے ضرور نقصان پہونچتا ہے۔

مین آپکو ایک دو مریضون کا حال سناتا ہون۔ عرصہ قریباً دو سال کا ہوا ہوگا کہ ایک مسلمان بھائی شام کے وقت میرے پاس آیا اور کہا کہ میرا لڑکا بیمار ہے آپ چلکر ملاحظہ فرمائین مینے کہا بہت بہتر اور پوچھا کہ کیا بیماری ہے اُس نے کہا کہ بخار ہی نہین کچھ عجیب ہی بات ہے۔ اُسکو پانی اور ہوا سے نفرت ہے اور کسی وقت اکڑ بھی جاتا ہے مین اُسکے ہمراہ اُسکے مکان پر گیا اور مریض جسکی عمر دس بارہ برس کی ہوگی دیکھا چونکہ پہلے اُس نے پانی اور ہوا سے نفرت بیان کی تھی اور میری تشخیص سگ دیوانہ کے کاٹے ہوئے کی تھی) اور دریافت کیا کہ کبھی اسے کتے نے کاٹا ہے۔ تو اُسکے وارثون نے کہا کہ چھ ماہ ہوئے کہ کتو نے کاٹا تھا۔ سو میری تشخیص درست ہوئی کہ اُسکو بیماری (Hydrophobia) یعنے ہلکاؤ کی ہے مینے اپنی رائے اُسکے وارثون سے ظاہر کی کہ یہ بیماری سخت اور مہلک ہے۔ اتنے مین ایک حکیم صاحب تشریف فرما ہوئے۔ اور آتے ہی کہا کہ اسکو بخار ہے مینے کہا کہ اُسکو پانی سے نفرت ہے اور گاہ گاہ تشنج بھی ہوتا ہے۔ تب فرمایا کہ یہ بخار اسی قسم کا ہے کہ اسمین پانی سے نفرت ہوتی ہے۔ مینے حکیم جی کے بہانہ کے واسطے دعا مانگی کہ یہ بیمار آپکے علاج سے بچ جائے۔ اور روانہ ہوا اگر مین اُن سے اصرار کرتا کہ یہ کیس ہلکاؤ کا ہے اور وہ کہتے کہ بخار تو ضرور جوتم جوتا اور لاٹھم لاٹھی ہوتی۔ دوسرے دن سنا گیا کہ بیمار اُسی رات کو مرگیا کئی روز بعد اتفاق سے میری ملاقات حکیم صاحب سے ہوئی مزاج پرسی کے بعد مینے پوچھا کہ آپکا بیمار کیسا ہے کہا کہ وہ تو اُسی رات کو مرگیا تھا اور وہ کیس ہلکاؤ کا ہی تھا اب میری اور اُنکی خوب ملاقات ہے جبکہ ملتے ہین خندہ پیشانی سے اور دست پنجہ لیکر مزاج شریف دونون طرف سے پوچھی جاتی ہے۔ اتفاق بڑی چیز ہے۔

کلینکل تھرما میٹر (مقیاس الحرارت) اور سٹیتھس کوپ (آلہ سینہ بینی) یہ دونون اوزار تو ہر ایک حکیم و ڈاکٹر لیئے پھرتے ہین۔ اگر انکی بناوٹ اور استعمال پوچھا جاوے تو بس۔ غرضیکہ تعلیم چاہیئے ورنہ عذر صرف انہ سے (حافظ) والا اگلی درگاہ مین نہین سنا جاویگا۔

اگر کوئی اب سوال جراحی کا کرے تو اُسکا جواب یہ ہوگا کہ اُسکا بھی حال ایسا ہی ہے جیسا کہ دوائی کا۔

عرصہ پندرہ یوم کا ہوا ہوگا کہ ایک میرے عنایت فرما کا لڑکا میرے پاس آیا اور کہا کہ میرا نانا کرسی پر چڑھ کر طاقچہ مین سے کوئی چیز دیکھو نکالتا تھا تو نیچے سے کرسی پھسل گئی اور وہ گر پڑا آپ چلکر ملاحظہ کرین چنانچہ حسب ارشاد مین روانہ ہوا اور دیکھا تو معلوم ہوا کہ دہنی ٹانگ کی ران کی ہڈی گردن سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ چونکہ سپلنٹ اور بینڈیج جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھنے کے لئے ہوتے ہین۔ انگریزی دوا فروشون کی دوکان سے ملنی مشکل ہین۔ اور اگر کہاتی دیر ہوتی) بلا کر بنوائی جاتی ہین تو بھی مشکل نظر آتا تھا مینے کہا اگر ارشاد ہو تو سینیر اسسٹنٹ سرجن سول ہاسپٹل امرتسر کو بلوا کر فیس دی جاوے

اور کل اشیاء ہڈی باندھنے کی ساتھ لے آوینگے - چنانچہ ایسا ہی ہوا
اور وہ تشریف لائے اور ہڈی باندھی گئی اور اُنکی تشخیص بھی ہڈی ٹوٹی
ہوئی کی ہوئی - دوسرے روز مریض نے لیٹے رہنے کی شکایت کی -
اور کہا کہ مجھکو مرنا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ مین لیٹا رہوں - مجھکو لیٹے
رہنے سے سخت تکلیف ہے اُسوقت اُسکا ایک رشتہ دار جسنے کہ
ابھی حال ہی مین حکمت سیکھنی شروع کی ہے بولا اُٹھاؤ ہڈی وغیرہ کچھ
نہین ٹوٹی صرف گوشت پھٹا ہوا ہے - اسسٹنٹ سرجن نے دیوار پر
ہڈی ران اور ریڑھ وغیرہ کا نقشہ بنا کر بہتیرا سمجھایا مگر وہان کون مانتے
تھا - آخر تیسرے دن اُس بیمار نے کی ٹانگ کھول اور تیل کی مالش
اور پٹی باندھ کر اسپر تیل ڈالنا شروع کیا مجھکو اپنے مریضون سے
فرصت نہونے کے سبب تین دو قریب ایام تک وہان جا نہ سکا ایک
ہفتہ یا دس روز بعد وہی لڑکا جو پہلے روز آیا تھا آیا اور کہا کہ آپ
نے میرے نانا کو بہت دنون سے نہین دیکھا اب اُسکا علاج بدل
دیا ہے - غرضیکہ مین شام کو گیا اور مریض کو لکڑی کے تخت پوش
پر پڑے پایا - اب مجھسے پوچھتے ہین کہ آپ کی کیا رائے ہے مینے
کہا کہ ڈاکٹر ہڈی ٹوٹی ہوئی کہتا ہے اور آپکے حکیم گوشت پھٹا ہوا
اب تیسرا آدمی فیصلہ کیا کرسکتا ہے - اتنے مین مریض بولا کہ کیا مین
کھڑا بھی ہوسکونگا اور چل پھر بھی سکونگا یا نہین ؟ مینے کہا - ہان - جب
ہڈی جڑ جاویگی - اور ریڑان پڑ جاینگی تو آپ لکڑی کے سہارے لنگڑے ہو
چل سکینگے - اگر گوشت پھٹا ہوا ہے تو کھڑے ہو جاوینگے - مریض بہتیرا
نہین مین کھڑا نہین ہوسکتا کھڑا ہونا تو درکنار کہ ٹانگ جب کچھ ہلتی
ہے تو اسقدر درد ہوتی ہے کہ بیان نہین -

اب جراحی اور دوائی کا حال یکسان ہی ہے -

الشرع حق التماس - قرآن شریف مین حکم ہے کہ جو شخص جھوٹے کی
مدد کرتا ہے وہ بھی جھوٹا ہوتا ہے اسلئے میرے نزدیک جو اخبار
نیم حکیم یا نیم ڈاکٹر کا اشتہار دیتے یا چھاپتے ہین وہ بھی جھوٹے کی
مدد کرتے ہین - چاہیئے کہ اخبار نویس اس آمدنی کو بند کرکے خلق خدا
کو نیم حکیم یا نیم ڈاکٹرون سے بچاوین اور ہر ایک اخبار بغیر سند یافتہ
حکیم یا ڈاکٹر کا اشتہار یا اور شکل متعلقہ حکمت نہ چھاپین - کیون پیارے
ناظرین یہ طریقہ پبلک کو اُن کے دہوکہ اور رنگین عبارت اشتہارات
کی ہلاکت سے بچانیکا ہے یا نہین ؟

اہلحدیث اس معاملہ مین اول نمبر ہوگا - اگر اور اخبارون کی
طرح ادہر اودہر کے اشتہار روپیہ اکٹھا کرنے کے واسطے لیگا -
تو سعدی کے شعر کا مصداق بننا پڑیگا - ع

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

خدا رزاق ہے میرا کہنا غرض تھا اب آگے آپ کو اختیار ہے -

سوال اول - کیا طبابت کی آجکل وہی حالت ہے یا نہین - ؟

" **دوم** - اشتہاری بازاری اور سند یافتہ ڈاکٹرون کی کیا شناخت ہے - ؟

" **سوم** - گورنمنٹ کیون دخل نہین دیتی - ؟

بجواب ”دوائی کی طلب ہے“

۱ تولہ نوشادر - ۱ تولہ گوزہ مصری - ۶ ماشہ قلمی شورہ
گیکوار کی ایک شاخ مسلم لیکر تراشین - سیر ۳ ادویہ گورہ
بالا کو باریک کر کے تراشیدہ ٹکڑہ بند لگا آپس مین جوڑ دین
دہوپ مین آویزاں کر دین نیچے اُسکے ایک پیالہ چینی کا رکھین - ایک
گھنٹہ مین جسقدر پانی پیالہ مین جمع ہو - سبز رنگ والی شیشی مین ڈال
کر شیشی کو کارک سے بند کرین خوراک دو بوند سے ۴ بوند تک
مصری کے شکر یا بتاشہ مین ڈالکر - خوراک حسب دلپسند -
پرہیز - لسی دلیہ چاول چنا تیل کی پکی یا تلی ہوئی چیزین - ہوا خوری اور
ورزش ضرور کرین - اگر اس سے بھی جلد فایدہ مطلوب ہو تو میری
طیار کردہ چھال کی دوائی قیمتی ۱۲ منگوا لیوین -

(راقم حکیم محمد ابراہیم بہشتی چوک سنت سنگھ امرتسر)

تلی کی دوا - خاکسار کے پاس ایک دوا مجرب ہے مگر بیمار اپنی
مفصل کیفیت بذریعہ خط و کتابت جوابی ٹکٹ کے ذریعہ بتلاوے - اور عمر بھی

(حکیم محمد جمال الدین امرتسر چوک لونگمنڈہ)

سلہ جھوٹ ثابت ہونے پر یہ حکم ہے - (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

فتوے

تعاقب

(مرقومہ مولوی عبد الحمید صاحب از سودرہ ضلع گوجرانوالہ)

بخدمت شریف مکرمی و معظمی جناب مولوی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ و عافاکم بعد تحفہ و تحیہ سلام مسنون الاسلام کے معروض ہو کہ اگرچہ خاکسار اس لایق نہیں کہ جناب سے کسی مضمون پند مشمون کیسی قسم کی حرف گیری کرے اور نہ یہ اسلامی خصلت ہی ہے مگر چونکہ مومن دوسرے مومن بھائی کا آئینہ قرار دیا گیا ہے کا ورد فی الحدیث اور نیز آنمکرم نے بھی اجازت بخشی ہوئی ہے کہ اہل حدیث میں اگر کسی استفسار کا جواب خلاف صواب معلوم ہو تو اسکی اصلاح سے مجھے اطلاع دینے کا ہر شخص مجاز ہے۔ لہذا مسائل ذیل کی نسبت عرض پرداز ہوں کہ ان مسائل کے جوابات میں حضور کی طرف سے ضرور تساہل واقعہ ہوا ہے و لا حرج فیہ لان الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔

(۱) سوال نمبر ۹ کے جواب میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ عمداً بسم اللہ ترک کرکے بسم اللہ پڑھی نہ پڑھے تو ذبیحہ درست ہے اسکے متعلق گذارش یہ ہے کہ تسمیع میں اس قسم کا مضمون خاکسار کی نظر قاصر سے کہیں نہیں گذرا جناب کو معلوم ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کے تین اقوال ہیں۔ وعند بعض السلف ان ذبیحة ترکت التسمیة علیها عمداً او سهواً حرام۔ والآیة دلیلهم وعند بعض التسمیة مستحبة۔ و قالوا لابد فیما ذبح بغیر اللہ وعند کثیر من السلف ان ترك نسیاناً لا یضر او عمداً اخا الذبیحة حرام (جامع البیان باختصار یسیر) غور کرنے کے بعد راقم کے نزدیک تو کثیر من السلف کا مذہب ہی قوی اور راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس مسئلہ میں تو قطعی فیصلہ آیت لا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ نے ہی کر دیا ہے مگر چونکہ بعض احادیث میں ذبیحہ متروک التسمیة علیها نسیاناً کی حلت پائی جاتی ہے اس لئے وہ احادیث اس آیت کی تخصیص ہو جائیگی جیسے دار قطنی کی یہ حدیث جو ابن عباس سے مرفوعاً مروی ہے المسلم یکفیه اسمه فان نسی ان یسمی حین یذبح فلیسم ولیاکل۔ وفی اسنادہ محمد بن یزید بن سنان وهو صدوق ضعیف الحفظ (بلوغ المرام) باقی رہی ابو داود کی یہ حدیث ذبیحة المسلم حلال ذکر اسم اللہ علیها او لم یذکر اور غالباً آپ مکرم نے اسی حدیث کو مدنظر رکھا ہو گا۔ سو اسکو دو جواب بطریق مذکور دیئے ہیں اولاً یہ حدیث مرسل ہے اور محققین فن کے نزدیک مرسل حجت نہیں کما صرح فی کتب الاصول ثانیاً ان دونو حدیثوں میں تطبیق و توفیق باسانی ہو سکتی ہے یا بایں طور کہ ابو داود کی حدیث مجمل ہے اور دار قطنی کی حدیث اسکی مبین۔ اور مجمل کو مقید پر حمل کرنا ضروری ہے تو ابو داود کی حدیث کے یہ معنی ہونگے کہ مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے خواہ اسپر اللہ کا نام ذکر کیا جاوے خواہ بھول جاوے اور قطع نظر از دیگر دلائل محل نزاع میں صرف آیت مرقومہ ہی کافی فیصلہ ہے اگرچہ اس آیت کے مطلب بیان کرنے میں طرح طرح کی تاویلات کی گئی ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ تاویلیں ظاہر کے خلاف ہیں بالآخر یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ اگر مختصر بیان سے حضور کو اطمینان نہ ہو تو بمقتضائے فرمان واجب الاذعان دع ما یریبك الی ما لا یریبك اور فمن اتقی الشبهات استبرأ لدینه وعرضه کے پرہیز احتیاطی پرہیز ہی ضروری ہے خصوصاً عوام الناس کیلئے اس قسم کے فتاوے سخت مضر اور مفتی پر سوء ظنی کا باعث بنجاتے ہیں۔

(۲) ایڈیٹر۔ کچھ شک نہیں کہ آیت موصوفہ کو اس مدعا کیلئے عموماً لایا جاتا ہے مگر انصاف یہ ہے کہ اس آیت کے صحیح معنے یہ نہیں کیونکہ ان معنی سے ما کا لفظ جو عام ہے مخصوص بحیوانات ہو جاویگا۔ حالانکہ اس تخصیص کے لئے کوئی مخصص نہیں کیونکہ ما جسکے معنے وہ چیز کے ہیں سب قسم کی چیزوں کو حیوان ہو یا دیگر قسم ماکول سب کو شامل ہے پس آیت کے صحیح معنے یہ ہیں کہ جن چیزوں پر اللہ کے غیر کا نام لیا جاوے یا صرف غیر ذکر ہی ہو یا مع اسم اللہ سو ہر حال میں حرام ہے اور یہ معنے بعینہ آیت ما اهل به لغیر اللہ کے ہیں تفسیر القرآن بکلام الرحمن اور نیل الاوطار باب وجوب التسمیہ اور باب الذبح ملاحظہ ہو نیل میں اس دعوے پر فریقین کے دلائل لکھے ہیں اور لکھا ہے و عکس هذا الخطابی فقال فیه دلیل علی ان التسمیة غیر شرط علی الذبیحة۔ و هذا هو المبنادر من سیاق الحدیث۔ بلا حدیث دع ما یریبك ہی بجائے خود واجب العمل ہے لیکن اسکا یہ محل نہیں۔ (دوسرا سوال آئیندہ)

* آپ ہی کی عبارت منقولہ اسکے خلاف ہے۔ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کئی دنون سے لاہور مین ایک جلسہ کرنے کی غرض سے ٹھہرے ہین جسکا ذکر اہل حدیث نمبر ۱۳ مین ہمنے لکھا تھا۔ لیکن نا خود ہی ہوا جو ہمنے پیشگوئی کی تھی کہ اگر جلسہ مین آپ اپنا ہی مضمون سنانا چاہینگے تو مسلمان آپکی مزاحمت کرینگے چنانچہ ۲۸ اگست کا دن مرزا جی کے لیکچر کا مقرر تھا جو صاحب ضلع کے حکم سے بند ہو گیا۔ دفتر پیشگوئی الہامی یا تخمی؟

اسلامی مجلس مناظرہ امرتسر مین اس ہفتہ نیوگ پر بحث تھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ جو آریہ اس مضمون پر عمدہ تقریر کریگا اسکو رسالہ حق پرکاش دونگا چنانچہ ایک آریہ صاحب کو انعام مذکور دیا گیا اسکی تقریر سے ثابت ہوا کہ نیوگ سے پہلے بعض صورتین یا تو عورت بے اولادی پر صبر کرے یا اپنے مالک بنائے اگر یہ دونون کام نہ کرے تو برادری مین پھکر نیوگ کرائے سو کون ایسی بے غیرت استری ہوگی جو ایسا کام پسند کرے گی۔ مولوی صاحب نے فرمایا بس ہمارا مدعا یہی ہے انکا عہد کو ثابت کر دیا گیا۔ (فیروز اسسٹنٹ سکرٹری)

سلطان المعظم نے اپنی جیب خاص سے کعبہ شریف کی اصلاح مرمت کا حکم دیا ہے۔

لاسہ مقام تانی لاسہ مین چار ہزار کے قریب مسلمان آباد ہین۔ دو تین مساجد بھی ہین۔ لا یعلم جنود ربک الا ھو۔

امیر صاحب کابل اپنے ملک مین ہر طرح کی بیرونی دست اندازی کو روکنے کے لیے بحزم و احتیاط ساعی ہین چنانچہ رہنی فوج مین بہت بھاری اضافہ کرنے کا ایک سکیم تیار کیا ہے جو افغانستان کیبو دو سیاسی ملک کے واسطے بہت ضروری خیال کیا جاتا ہے۔

بمبئی مین بارش کا موسم گذر گیا ہے مگر بارش نہین ہوئی قحط کا اندیشہ ہے۔ (یہی حال امرتسر لاہور کا ہے)۔

جنگی پولیس کی تعلیم کیلئے ساؤتھ کا مین ایک کالج کھول دیا گیا ہے۔

مجرب ادویات

لائف پلز (محبوب حیات) اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہین کہ روزانہ ڈیوٹی اور کثرت محنت سے درماندہ نہ ہون اور پیری مین جوانی کا حظ اٹھائین تو اسکو اپنی جیب مین رکھیے لائف پلز مین بکس کا کورس ہوتا ہے جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنون مین بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ ضعف اعصاب ضعف دماغ ضعف بصر ضعف معدہ جریان سرعت انزال۔ رقت۔ سلسل البول۔ تقطیر البول نقرہ۔ اور رعشہ وغیرہ کے لئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۲۸ گولیان عہ

روح دافع بخارات نوبتی تپ دق تپ تپیہ وغیرہ :۔ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تپ دق تپیہ وغیرہ بخارات کے واسطے کرشمہ صحت بڑی کامیابی کے ساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے بیمار مریض صحت پاتے ہین۔ قیمت ۱۲ر

روح دافع طحال قیمت فی شیشی عہ۔ اس عجیب الاثر روح سے اُن لوگون نے جو یونانی ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

نوشیدن کا مقوی شربت اصفہانی زعیہ شریف حرارت غریزی وقوت ہاضمہ اس قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہین اگر آپ کسی محنت کیوجہ سے یا شغل کسل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہون تو اسکی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کردیگی قیمت فی شیشی ایک ولش عہ دو ولش عہ

جوہر مصفی خون فی شیشی خورد عہ کلان عہ فسادات خون آتشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے۔ فقط ایک شیشی کافی ہے۔ اس سے استعمال سے جانیا امراض نزدیک نہین آتی۔ ایام امراض متعدیہ مین اسکا استعمال کرنا ضروری ہے۔

محبوب گوہر چشم جسکے استعمال سے سرخی۔ بیاض۔ رمد ناسور۔ ناخنہ [illegible]

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ انگریزی و یونانی ادویات چوک سنت نگر امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر مین چھپا +

ahmadimuslim.de